جلسہ سالانہ کے بابرکت اور کامیاب ہونے پر ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے معمور ہیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲؍جنوری ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد درج ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی:-

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ (البقرۃ: ۲۰۸)

پھر حضور انور نے فرمایا:-

جب کسی جماعت پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کی بارش کرتا ہے تو ان کی دلی اور روحانی کیفیت ایسی ہو جاتی ہے کہ گویا وہ اپنے نفسوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اور اس کے پیار کے حصول کے لئے بیچ ہی ڈالتے ہیں۔ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کا پیار جلوہ گر ہوتا ہے اور دوسری طرف اس کے بندوں کے وجود میں اور ان کے نفوس میں اور ان کی روح میں عشق اور پیار کی کچھ اس قسم کی کیفیت ہوتی ہے کہ جسے الفاظ بیان نہیں کر سکتے۔ قرآن کریم کی اِس آیت میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور اس کے فضلوں کا شکر ادا کر سکیں اور اس کی حمد بجا لا سکیں۔ اس نے اپنی رحمت سے ہمارے گزشتہ جلسہ کو کامیاب کیا اور وہ لوگ جو یہ سمجھتے تھے کہ موجودہ حالات میں شاید جماعت کا ایک حصہ کمزوری دکھائے گا اور اللہ کے لئے ان کے پیار میں کمی پیدا ہو جائے گی اور وہ مہدی معہود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے

ہوئے مرکزِ سلسلہ کی طرف نہیں آئیں گے۔ ان کے اس خیال کے برعکس اللہ تعالیٰ نے اپنے پیار اور اپنی رحمت سے اس قسم کے سامان پیدا کئے کہ اِس جلسہ پر پچھلے تمام جلسوں سے زیادہ احباب آئے اور ہر قسم کی صعوبتیں اُٹھا کر اور روکوں کو پھلانگتے ہوئے آئے اور یہاں پر بھی بڑے سکون کے ساتھ اور بڑی توجہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سنا کیونکہ یہاں ہمارے جلسہ میں خدائے واحد و یگانہ کا ذکر ہی ہوتا ہے اور انہوں نے بظاہر خدا تعالیٰ کے فضلوں کو زیادہ حاصل کرنے کے سامان پیدا کئے اور ہم سب کی، ساری جماعت کی یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور اپنے پیار کے جلوے ہمیشہ پہلے سے زیادہ دکھاتا چلا جائے۔

دو چیزیں نمایاں ہو کر سامنے آئی ہیں ایک یہ کہ وہ انتظامیہ جس کے سپرد یہ کام ہے کہ وہ قومی ترقی کے لئے منصوبے بنائے اور جس نے ملک کے تعلیمی اداروں کو قومیایا اور نیشنلائز کیا جماعت کا سب سے پہلے یہ فرض تھا کہ وہ اس سے تعاون کرتی اور میں سمجھتا ہوں کہ سارے پاکستان میں سب سے زیادہ بشاشت کے ساتھ اور تعاون کرتے ہوئے اور دل میں بھی کوئی بات نہ رکھتے ہوئے جماعت نے موجودہ نرخ کے لحاظ سے قریباً پانچ کروڑ روپے کی جائیداد حکومت کے حوالے کر دی کیونکہ آخر یہ ملک ہمارا ہی ہے اور آئندہ پڑھ کر اور علم حاصل کر کے عمل کے میدان میں جانے والی نسلیں ہماری ہی ہیں۔

پس ہم نے بڑی خوشی سے اِس جائیداد کو قوم کے سپرد کر دیا لیکن جب جلسہ قریب آیا تو اسی انتظامیہ کے بعض افراد نے یہاں تک کہہ دیا کہ وہ عمارتیں جنہیں جماعت نے بنایا اور انہیں بشاشت کے ساتھ قوم کے سپرد کر دیا ہم قوم کے نمائندے تو ہیں لیکن ہم بشاشت کے ساتھ آپ لوگوں کو وہ عمارتیں نہیں دیں گے کہ آپ وہاں اپنے مہمانوں کو ٹھہرائیں۔ پھر انہیں کچھ غیرت دلائی گئی اور سمجھایا گیا اللہ نے فضل کیا اور ان کو سمجھ آ گئی لیکن ہمارے لئے آئندہ کے لئے ایک انتباہ کا سامان بھی پیدا ہو گیا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی ہمیں ایک توجہ دلائی گئی ہے اور وہ اس طرح پر کہ اِس دفعہ بڑی کثرت سے مہمان آئے ہیں۔ مَیں افسر جلسہ سالانہ بھی رہا ہوں وہ بھی ایک خدمت ہے لیکن جلسے کی ہر خدمت ہی بڑی پیاری خدمت ہے اور جب سے مَیں نے ہوش سنبھالا ہے مَیں جلسے کے دنوں میں جلسے کی خدمت

سے فائدہ اٹھاتا رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا رہا ہوں کہ اُس نے مجھے اس کی توفیق دی۔

ہم نے وَسِّعْ مَكَانَكَ (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۴۱) کا یہ نظارہ تو دیکھا ہے کہ ہمارے مکان کبھی بھی ہمارے مہمانوں کے لئے پورے نہیں ہوئے بلکہ ان کو تنگی سے گذارہ کرنا پڑتا رہا ہے لیکن یہ نہیں ہوا کہ بالکل ہی کم ہو جائیں اور پہلے برآمدوں کو قناتیں لگا کر رہائش کے لئے استعمال کیا جائے اور پھر چھولداریاں اور شامیانے لگا کر رہنے کے لئے گنجائش پیدا کی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو جلسہ کے مہمانوں کے لئے آئندہ جلسہ سے پہلے کئی ہزار مربع فٹ جگہ شاید ۴۰۔۵۰ ہزار مربع فٹ جگہ تعمیر کرنی پڑے گی خواہ وہ عارضی بیرکوں کی شکل میں ہی کیوں نہ ہو۔ اِس سلسلہ میں ابھی سے سوچ کر اور جو سکیم بھی بنے اس کے مطابق جلسے سے قبل اس کو تیار کر دینا چاہیئے کیونکہ اِس سال مہمان جو کہ اہل ربوہ کے لئے برکتوں اور رحمتوں کی یاد دلانے والے ہیں وہ اپنے کناروں سے اِس طرح چھلکے ہیں کہ سال میں عام طور پر جس شرح سے مکان بنتے ہیں اور جتنے مکان بنتے ہیں وہ ان کو نہیں سنبھال سکے۔ مرکز کے مکانوں میں ہمیشہ ہی وسعت پیدا ہوتی ہے لیکن اِس سال اتنی کثرت کے ساتھ مہمان آئے کہ سال بھر میں جو وسعتیں پیدا ہوئی تھیں ان کو تو ہم بھول ہی گئے اور ہمیں مہمانوں کو ٹھہرانے کی فکر رہی جن کی قربانی کو ہم کبھی بھول نہیں سکتے۔

آنے والے بھی خدا تعالیٰ کی مرضات کے حصول کے لئے آتے ہیں اور تکلیفیں برداشت کرتے ہیں لیکن سردی کے اِن ایّام میں جب کہ کبھی بارش بھی ہو جاتی ہے ان کو آسمان کے نیچے تو بہرحال نہیں رکھا جا سکتا چونکہ اس سلسلہ میں بھی یہاں بعض روکیں اور دقتیں ہیں۔ اس لئے دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری راہ سے ان روکوں کو دور کر دے اور ہمارے ملک میں پیار کی فضا پیدا کرے اور جماعت کو یہ توفیق دے کہ وہ آنے والوں کے لئے مکانیت کی جو کم سے کم ضرورت ہے اس حد تک تو تعمیر کریں خواہ وہ ہٹس (Huts) ہوں یا بیرکس ہوں یا جو مرضی ان کا نام رکھ لیں۔ بڑی بڑی عمارتیں اور لنٹل کی چھتیں نہ ہوں۔ شروع میں یہاں ساری قیام گاہیں ہی گھاس پھونس کی چھتوں ہی کی بنائی جاتی تھیں اور بعض دفعہ بارش بھی ہو جاتی تھی لیکن اگر بامرِ مجبوری ان کو کوئی تکلیف اُٹھانی پڑتی تھی (یعنی ہماری منتظمین

کی مجبوری کی وجہ سے) تو وہ جو خدا تعالیٰ کی آواز پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدا کی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں سننے کے لئے مرکز میں آتے تھے وہ تکلیف کو تکلیف نہیں سمجھتے تھے کیونکہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ جماعت جتنا کر سکتی ہے اتنا کر دیا ہے اور باقی جو ہے وہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا امتحان لیا ہے اور ہمیں ناکام نہیں ہونا چاہیئے بلکہ خوشی اور بشاشت کے ساتھ اس امتحان کو قبول کر لینا چاہیئے۔ بہرحال جماعت کو مکانیت کی طرف توجہ دینی چاہیئے (صدر انجمن احمدیہ اس طرف فوری توجہ دے)

اِسی طرح روٹی پکانے کی مشینوں کا بھی ازسرنو جائزہ لینا چاہیئے اور اگر ضرورت محسوس ہو کہ آئندہ جلسہ کے لئے نئی مشینیں بھی چاہیئے ہوں گی تو ابھی سے اس کا انتظام شروع کر دینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں میں برکت ڈالے اور اہل ربوہ پر بھی رحمتیں برستی رہیں اور اللہ تعالیٰ کی باتیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں سننے کے لئے یہاں آنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں سے نوازتا رہے۔

دوسری بات جو اِس وقت مَیں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ وقف جدید کا نیا سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے مَیں نئے سال کا اعلان کرتا ہوں۔ گذشتہ سال اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور وقف جدید کے لئے جماعت کو جتنی رقم کی ضرورت تھی اور جو اس کا بجٹ تھا جماعت نے اپنے وعدے پورے کر کے اس کے لگ بھگ رقمیں ادا کر دی ہیں۔ چندہ بالغاں کا ۲،۶۲،۰۰۰ روپے کا وعدہ تھا اور ۲،۵۳،۰۰۰ روپے اس رپورٹ تک وصول ہو چکے ہیں اور اس کے سامنے یہ نوٹ ہے کہ گذشتہ سال ۱۵؍جنوری تک رقوم آتی رہی تھیں اِس لئے اِس سال بھی رقمیں آئیں گی کیونکہ بعض رقمیں چلی ہوتی ہیں لیکن وقت پر نہیں پہنچ سکتیں اور بعض دوست جلسے کے بعد یہاں سے جا کر بھجواتے ہیں اِس لئے امید ہے کہ یہ بجٹ پورا ہو جائے گا۔ وقفِ جدید کا ایک دفتر اطفال ہے اس میں ان کے اندازے کے مطابق رقم جمع نہیں ہوئی۔ وقف جدید کی انتظامیہ نے ان کا ۵۰ ہزار کا بجٹ تجویز کیا تھا لیکن ۵۰ ہزار کے مقابلہ میں وصولی ۲۳۲۴۰ روپے ہوئی ہے گو ۱۹۷۴ء کے مقابلہ میں ۱۹۷۵ء میں چند رقوم کی زیادتی تو ہے کیونکہ اس سے پہلے سال ۲۳۱۳۵ روپے وصولی ہوئی تھی اور ۱۹۷۵ء میں ۲۳۲۴۰ روپے وصولی ہوئی ہے جو کہ

گذشتہ سال سے زیادہ ہے لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے اطفال ہزاروں کی تعداد میں ہر سال بڑھ جاتے ہیں ان کو اسی نسبت سے اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ وہ کچھ طفلانہ شعور بھی پیدا کر لیتے ہیں اِس لئے ان کو توجہ دلا کر تیار کرنا چاہیئے کہ وہ اپنے بڑوں سے پیچھے رہنے والے نہ ہوں بلکہ ان سے آگے بڑھنے والے ہوں۔

یہ تو چندوں کی شکل ہے اور اللہ تعالیٰ پر جو مجھے توکل ہے اور اللہ تعالیٰ کا جو مجھ سے سلوک ہے اسے دیکھتے ہوئے مجھے رقم کے متعلق گھبراہٹ نہیں ہوتی لیکن جو ہماری ذمہ داری ہے جب تک ہم اس کو پوری طرح ادا نہ کریں ہم اللہ تعالیٰ کے پورے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے۔ اِس کی مجھے بھی اور آپ کو بھی فکر کرنی چاہیئے۔

جیسا کہ آپ نے جلسہ سالانہ کی تقاریر سے اندازہ لگایا ہوگا ہمیں تربیت کی طرف خاص زور دینے کی ضرورت ہے اور مختلف شکلوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمودہ تفسیرِ قرآنی اور وہ تعلیم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کریم کی تفسیر کے رنگ میں بیان فرمائی اور آداب اور اخلاق اور روحانیت کے حصول کی طرف توجہ کرنا یہ باتیں اب آپ کے سامنے پہلے کی نسبت زیادہ آئیں گی اور آپ کو اپنے بچوں کے دلوں میں ان باتوں کی اہمیت پیدا کرنی ہوگی اور ان کو آہستہ آہستہ عادت ڈال کر ویسا بنانے کی کوشش کرنی ہوگی جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت کے نیچے آ کر پہلے زمانہ میں ایک جماعت پیدا ہو چکی ہے۔اس میں شک نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت جیسی تربیت آج کوئی نہیں کر سکتا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو روحانی طور پر آج بھی اسی طرح زندہ ہیں جس طرح کہ آج سے چودہ سو سال پہلے زندہ تھے اور آپ کی دعائیں قیامت تک مخلصین امت محمدیہ کے لئے جاری ہیں۔ آپ نے ہر زمانہ کے لوگوں کے لئے اور ساری امت کے لئے بڑی کثرت سے دعائیں کی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی بشارتیں دی ہیں اور وہ نظام جو آپ کی اتباع کرکے اور آپ کے اسوہ پر چل کر اور قرآنی تعلیم کی اطاعت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا نظام ہے جسے ہم آپ کی قوت قدسیہ کہتے ہیں وہ نظام تو مردہ نہیں ہوا وہ آج بھی زندہ ہے کیونکہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ

يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ (اٰل عمران: ۳۲) کی آواز جس طرح اس وقت کے لوگوں نے سنی تھی اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال کر اور یہ حکم بجا لا کر خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کیا تھا۔ یہ آیت قرآنی منسوخ تو نہیں ہوگئی بلکہ آج بھی یہ آواز اسی طرح آ رہی ہے۔ آج بھی یہ ہمارے لئے ایک عمل کا پیغام دے رہی ہے اور آج بھی ہمارے لئے ایک بشارت دے رہی ہے۔

خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کے دروازے آج بھی اسی طرح کھلے ہیں جس طرح پہلے کھلے تھے مگر اس کے لئے اُن قربانیوں کی ضرورت ہے جو پہلوں نے دیں اور پہلوں نے جو قربانیاں دیں جب ہم سوچتے ہیں تو ایک طرف تو اُن پر رشک پیدا ہوتا ہے اور دوسری طرف دل سے ان کے لئے بیحد دعائیں نکلتی ہیں۔ وہی لوگ تھے جن کے متعلق ہم سمجھتے ہیں کہ یہ آیت پوری ہو چکی ہے اور اپنے متعلق تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے انسان کو ہمیشہ خائف اور ترساں رہنا چاہیئے لیکن انہوں نے واقع میں خدا تعالیٰ کی مرضات کے حصول کے لئے خدا کے حضور اپنی جانیں بیچ دی تھیں۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سودا کیا تھا اپنا سب کچھ اس کے حضور پیش کر دیا تھا اور وہ خدا تعالیٰ کی ساری ہی رحمتوں کے وارث بن گئے تھے جن کا انسان اس دنیا میں وارث بن سکتا ہے۔

جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑھ رہی ہے اور نئی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں۔ ابھی ہم پرانی جماعتوں کو بھی ان کی تعداد کے لحاظ سے پورے معلم نہیں دے سکے۔ اس وقت جتنے معلم ہیں ان پر جو خرچ ہو رہا ہے اگر ہمارے معلموں کی تعداد بڑھ جائے اور اسی نسبت سے ان پر خرچ ہو یعنی ضرورت کے مطابق اگر ہم ہر جماعت میں ایک معلم رکھیں تو اس کام پر ہمیں ۲۵۔۳۰ لاکھ روپیہ خرچ کرنا پڑے گا موجودہ حالات میں وقف جدید اس بار کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے آج میں وقف جدید کا ایک نیا دفتر ایک نیا باب کھولتا ہوں اور اس کا اعلان کرتا ہوں۔ ہر جماعت کا ایک یا ایک سے زائد فرد جو کہ کچھ لکھا پڑھا ہو اپنے آپ کو پیش کرے اور جو گذارہ ہم معلمین کو دیتے ہیں وہ گذارہ بھی وہ نہ لیں۔ مَیں تنخواہ کہنے لگا تھا۔ تنخواہ تو ہم دیتے نہیں۔ جو لوگ وقف جدید کے لئے وقف کرتے ہیں ان کو ہم گذارہ دیتے ہیں۔ بہرحال وہ گذارہ بھی نہ لیں بلکہ اپنا کام کریں اور اپنے گاؤں میں رہ کر اپنی جماعت کو علمی معلومات بہم

پہنچائیں۔ وہ شاید اکٹھا ایک سال مرکز میں رہ کر تعلیم حاصل نہ کرسکیں لیکن وہ ایسے واقفین رضا کار تین مہینے کے لئے یہاں آئیں اور تین مہینے کا ایک کورس کر کے واپس چلے جائیں پھر دو یا تین مہینے کے لئے آئیں اور ایک اور کورس کرلیں اور اس طرح ہم ان کو کم از کم اس معیار پر لے آئیں جس معیار پر آج وقف جدید کا معلم پہنچا ہوا ہے اور میرے نزدیک وقف جدید کا معلم بھی اس معیار پر نہیں ہے جس معیار پر جماعت احمدیہ کے معلم کو ہونا چاہیئے۔

بہرحال ہر گاؤں سے اور ہر جماعت سے اس قسم کے آدمی نکلیں اور اگر بعض جماعتیں چھوٹی ہیں تو ان کے گرد جو بڑی جماعتیں ہیں وہ ایک سے زائد آدمی دیں اور ان کے ذمہ یہ لگایا جائے تم ہفتے میں کم از کم ایک دن ساتھ والی جماعت میں جاؤ وہ کوئی دن مقرر کرلیں بہرحال ساتواں دن وہ ساتھ والی جماعت میں دیں اور (اگر ان کو اس قسم کی تربیت ہو تو) اپنے گاؤں میں تو وہ ہر وقت ہی پیار کے ساتھ اور محبت کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن واحسان کی باتیں بڑوں اور بچوں اور مردوں اور عورتوں کے سامنے کریں اور ان کے دل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار پیدا کر کے ان کو یہ کنونس (Convince) کرادیں۔ انہیں یہ باور کرادیں اور ان کو پختہ طور پر یہ بات سمجھا دیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنا اور آپ کے اسوہ پر چلنا اور آپ کی اتباع کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر لینا کوئی مہنگا سودا نہیں ہے بلکہ بہت ہی سستا سودا ہے اور اللہ تعالیٰ نے شریعت اسلامیہ کو جس کی کہ ہم پیروی کرنے والے ہیں اس قسم کا مذہب نہیں بنایا جس میں یہ دعا کی گئی ہو کہ اے خدا! ہمیں صرف اُخروی نعماء سے نواز بلکہ ہمیں تو یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرة: ۲۰۲) اور دنیا کی تمام حسنات کے حقیقی وارث دراصل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ کے متبعین ہی ہیں اور وہ یہ جانتے ہیں کہ دنیا کی حسنات کا استعمال اس طرح پر ہونا چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والا نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والا ہو۔

وقف جدید کے اس نئے دفتر کے لئے جماعت میں تحریک بھی ہونی چاہیئے۔ صرف میرا یہ خطبہ کافی نہیں ہے۔ ہمارے مبلغ اور مبشر اور معلم جماعتوں میں اس کی تحریک کریں کہ اس

کے لئے دوست آگے آئیں۔ اس دفتر کی تفصیل میں اس وقت معین نہیں کر سکتا بعد میں حالات کو دیکھ کر معین کی جائے گی۔ بعض ایسے دوست بھی ہو سکتے ہیں جو یہ کہیں کہ ہم پہلے صرف ایک مہینے کے لئے آ سکتے ہیں تو ان کے لئے ایسے دینی نصاب ہونے چاہئیں کہ ہم ان کو کم از کم اتنا نصاب سکھا دیں کہ جب وہ دوسری دفعہ ایک مہینے کے لئے آئیں تو اس عرصہ تک وہ گذارہ کر لیں کیونکہ آداب اسلامی اور اخلاق اسلامی سکھانے کی جس مہم کا اور جس عظیم علمی جہاد کا مَیں نے جلسہ سالانہ پر اعلان کیا ہے اس کو ہم ایک دو دن میں تو پورا نہیں کر سکتے۔ اس کی تو تیاری کے لئے بھی وقت لگے گا اور پھر چوکس رہ کر اس کے لئے محنت کرنی پڑے گی۔ بعض اچھی باتیں شروع کی جاتی ہیں پھر ان کی طرف توجہ نہیں رہتی۔ جب ہم بچے تھے تو قادیان احمدیہ چوک میں جو سیمنٹ کا ایک بورڈ تھا حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے اوپر آداب اور اخلاق کی باتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث لکھتے رہتے تھے اور ہر مرد و زن کے علم میں آ جاتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے اور آپ اپنی امت سے یہ چاہتے ہیں کہ اِسی طرح کھانا کھایا جائے، اِسی طرح لباس پہنا جائے، اِسی طرح بات کی جائے۔ کئی دوست یا بچے بعض دفعہ ایسی بات کہتے ہیں کہ بڑی تکلیف ہوتی ہے چنانچہ مجھے جلسے پر کہنا پڑا کہ دوبارہ ''اوئے'' کی آواز نہ آئے۔ جب میں نے یہ لفظ سنا تو مجھے سخت تکلیف ہوئی۔ مجھے اس طرح بیچ میں بولنے کی عادت نہیں ہے لیکن مَیں رہ نہیں سکا۔ ہمارا جلسہ ہو رہا ہو اور جلسے میں کوئی احمدی کسی اور کو ''اوئے'' کر کے آواز دے اور اونچی آواز سے پکارے یہ تو بڑی بدتہذیبی ہے لیکن یہ اس کا قصور نہیں ہے۔ مَیں نے تو استغفار کی میں سمجھا کہ یہ میرا قصور ہے کہ کیوں مَیں ساری جماعت کی صحیح تربیت نہیں کر سکا۔ پھر یہ ساری جماعت کا قصور ہے کہ اِس طرف توجہ نہیں دی۔ اگر ان کو بتایا جائے تو وہ ایسا نہیں کریں گے۔ چنانچہ اس کے بعد آواز نہیں آئی البتہ ایک دفعہ باہر سے آواز آئی تو مَیں نے باہر آدمی بھیجا کیونکہ یہاں جلسے کے دنوں میں جو دکاندار ہوتے ہیں ان کی اکثریت اِدھر اُدھر کے علاقوں کے غیر احمدیوں کی ہوتی ہے جو یہاں آکر دکانیں کھولتے ہیں۔ وہ اپنی عادتیں لے کر آ جاتے ہیں وہ بیچارے تو قابل رحم ہیں ان کو تو بتانے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ شاید اُن کی نقل کسی نے یہاں اُتاری تھی یا

وہ باہر سے ہی ایسی عادت لے کر آیا تھا۔

مسجد میں شور مچانے کی اجازت نہیں ہے خطبہ ہو رہا ہو تو اس میں بولنے کی اجازت نہیں ہے۔ اسلام نے اُٹھنے اور بیٹھنے اور مجالس میں آنے کے آداب سکھائے ہیں۔ یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں مگر چھوٹی چھوٹی چیزوں نے ہی اسلامی معاشرہ کو ایک فرقان بنا دیا ہے اور اسلامی معاشرہ اور غیر اسلامی معاشرہ میں ایک ایسی تمیز پیدا کر دی ہے کہ یہ بظاہر چھوٹی چیزیں نتائج کے لحاظ سے چھوٹی نہیں رہتیں بلکہ زبردست چیزیں بن جاتی ہیں جس پر ایک مسلمان کو ایک احمدی کو فخر کرنا چاہیئے کہ کس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دعاؤں سے اور اپنی قوت قدسیہ سے اور اللہ تعالیٰ سے اس عظیم تعلیم کو حاصل کر کے ہمیں وحشی سے انسان بنا دیا۔ پھر انسانوں میں سے بہتوں کو با اخلاق بنایا اور بنا رہے ہیں اور پھر با اخلاق انسانوں میں سے بہتوں کو خدا رسیدہ انسان بنایا اور اِس تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ انسان ایک دن میں تو خدا تعالیٰ کا محبوب نہیں بن جاتا۔ اس کے لئے بڑی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں، بڑی دعائیں کرنی پڑتی ہیں، بڑے مجاہدے کرنے پڑتے ہیں، بڑا محاسبہ نفس کرنا پڑتا ہے اور اپنی ہر حرکت وسکون کو بیدار ضمیر اور عزم صمیم کے ساتھ ایک خاص نہج پر ڈھالنا پڑتا ہے تب انسان وہ انسان بنتا ہے جس کے متعلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اِس رنگ میں میری پیروی کر کے خدا تعالیٰ بھی تم سے پیار کرنے لگ جاتا ہے۔ یہ کتنی بڑی نعمت ہے جو ہمیں ملتی ہے۔ باقی تو مَیں نے بتایا ہے کہ یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں لیکن ان کا مجموعہ معاشروں میں ایک فرقان کی اور امتیاز کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ دے اور توفیق عطا کرے کہ ہم اپنی ضرورتوں کے مطابق آگے بڑھیں اور اپنے آپ کو پیش کر کے پہلے اپنے گھر کو ٹھیک کریں تا کہ ہم ساری دنیا کے لئے نمونہ بنیں اور وہ خواہش جو ہم میں سے اکثر کے دل میں ہوگی ایک ایسی تڑپ جس کو بعض دفعہ دبانا مشکل ہو جاتا ہے خدا کرے کہ وہ جلد پوری ہو یعنی یہ وعدہ جو اللہ تعالیٰ نے ہم سے کیا ہے کہ مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام ساری دنیا میں تمام دیگر ادیان پر غالب آئے گا اور گو آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا بھلا کہنے والی دنیا کی اکثریت ہے لیکن ان میں سے اکثریت نہیں

بلکہ یہ سارے ہی یعنی تمام نوع انسانی (سوائے چند استثناء کے) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کو حاصل کرے گی اور آپ کے پیار میں مست ہوگی۔ ہماری یہ خواہش ہے کہ ہم یہ دن دیکھیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں یہ توفیق دے کہ اِس خواہش کو پورا ہوتے دیکھنے کے لئے جو ہماری ذمہ داریاں ہیں ہم اُن کو پورا کرنے والے ہوں۔

وقف جدید کے لئے جو مَیں نے اب ایک نیا باب کھولا ہے وقف جدید اس کے لئے کوشش کرے اور جماعت کے لئے مَیں دعا کرتا ہوں اور آپ بھی دعا کریں کہ آپ کو یہ توفیق ملے کہ ہر جماعت اِس قسم کے آدمی بھیجے۔ یہ سنت نبوی بھی ہے کہ اس قسم کے وفود کو آپ تربیت دیا کرتے تھے۔ یہ ہمارا تاریخی ورثہ ہے۔ مَیں کوئی نئی چیز آپ کے سامنے نہیں رکھ رہا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت میں ہر علاقے اور ہر قبیلے کے لوگ آکر دین سیکھتے، قرآن کریم کا علم حاصل کرتے اور واپس جا کر دوسروں کو سکھاتے تھے۔ ہم اِسے کیوں بھول گئے؟ بڑے افسوس کی بات ہے۔ بہرحال دنیا کی ضرورت نے مجبور کیا اور یہ چیز نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آ گئی ہے اور دعاؤں کے بغیر ہمیں اِس کی توفیق نہیں مل سکتی۔

پس بہت دعائیں کریں کہ اِس مہم کو سَر کرنے کی اور پیار اور محبت کے ساتھ دنیا کو آداب اور اخلاق سکھانے کی اور رُوحانی میدانوں میں آگے بڑھا کر خدا تعالیٰ کے پیار اور اس کی مرضات کو حاصل کرنے کی اللہ تعالیٰ جماعت کو جلد توفیق عطا کرے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۸؍فروری ۱۹۷۶ء صفحہ ۲ تا ۵)

۞۞۞